محکم و متشابہ (continue) -

<آل عمران: 7 ... و ما یعلم تاویلہ الا اللہ و الراسخون فی العلم ...>

اختلاف: راسخون فی العلم، اللہ پر عطف ہے یا نہیں؟؟

عطف ← e.g زید آیا اور خالد (بھی) آیا - خالد عطف ہو رہا ہے زید پر

← یعنی: "کوئی نہیں جانتا تاویل کو سوائے اللہ کے - "والراسخون ..." سے اگلا جملہ شروع ہوا ہے -

← اہل سنت: کے اکثر مفسرین ایسا معنی کرتے ہیں

← اہل تشیع: راسخون اللہ کے اوپر عطف ہے (اور آگے "یقولون": راسخون کی صفت ہوگی)

← اس لیے یہ آیت (شاہد) متشابہ شمار ہوگی۔

دلیل: > عطف نہ ماننے والوں کی دلیل کے بھی جواب دیے ہیں (اور بحر حال

> مقدار سے زیادہ روایات یہ بیان کرتی ہیں

تأویل (اور تنزیل) کی وضاحت

← تأویل:

← Root: (أول) - یعنی رجوع کرنا / پلٹنا کسی چیز کا کسی شئ کی طرف

← بعض اہل لغت کے مطابق ← اپنی اصل کی طرف پلٹنا

قرآن میں تأویل (کی دو بنیادی locations)

① <(Yusuf 100): و قال یا ابت ھذا تاویل رؤیای من قبل قد جعلھا ربی حقا ..>

"... حضرت یوسف نے کہا: اے میرے والد یہ میرے خواب کی تأویل ہے ..."

(پس منظر: (یوسف: ۴) حضرت یوسف نے والد سے خواب بیان کیا تو

(یوسف: ۵) حضرت یعقوب نے کہا، اے بیٹا بھائیوں کو مت سنانا کہ حسد کریں گے ...

Later ...

(۱۰۰) جب سب سجدہ ریز ہوگئے تو حضرت یوسف نے بولا: بابا یہ میرے خواب کی

تأویل ہے (استعمال:)

← جیسے ہم اردو میں تعبیر کہتے ہیں

② (کہف 78,82) (حضرت موسیٰ و خضر)

(کہ جب حضرت خضر پر اعتراض کیا تو حضرت موسیٰ سے کہا:)

"سأنبئك بتأويل ما لم تستطع عليه صبرا"

(یہ میرے اور تمہارے درمیان جدائی ہے) عنقریب میں تمہیں چیز دوں گا اس کی تأویل

جس پر تم صبر نہیں کر سکے

تاویل کا (ایک مطلب) = باطن

ظاہر = جو چیز سامنے نظر آ رہی ہے باطن = چھپی ہوئی پسِ پردہ چیز ← تأویل ⇐ باطن	← درحقیقت میں جو بیان کرتا ہے وہ تأویل ہے

(ملاحظہ) ←

مثال ① ستاروں کا سجدہ کرنا = ظاہر، حضرت یوسف کے والدین و بھائیوں کے سجدہ کرنے کی طرف در اصل اشارہ ہے / مقصد ہے = باطن

مثال ② ظاہر میں حضرت موسیٰ دیکھ رہے تھے = غلط و نا مشروع کام و نا مناسب کام کیا حضرت خضر نے

لیکن بعد میں 'تأویل' کی - کہ مالک کو جبری سے بچانے سے کشتی میں سوراخ کیا etc.

تأویل کا دوسرا مطلب (تنزیل کے خلاف) = also باطن

◄ تنزیل جن موارد کے لئے قرآن کی آیت

◄ تأویل بعد کے زمانے میں اس کے مقاصد (دوسرے)

اصطلاح:

① (حجرات: ٦) "يا ايها الذين آمنوا ان جاءكم فاسقٌ بنبأ أن تصيبوا قومًا بجهالة فتصبحوا على ما فعلتم نادمين"

اے ایمان لانے والو جب فاسق کوئی خبر لے تو تحقیق کرو ورنہ بعد میں تم نادم ہو گے اگر جاہل ہوتے ہوئے کوئی اقدام کیا تو"

← تنزیل ⇐ ولید کے بارے میں نازل ہوئی / یا بعض روایات میں عائشہ

← تأویل ⇐ جو بھی فاسق ہوگا: آیت کا مصداق بنتے چلے جائے گا۔

Scanned by CamScanner

② آیۂ ولایت:

- تنزیل: امام علیؑ
- تأویل: باقی ائمہؑ

③ (رعد: ۷) انما انت منذر ولکل قوم ھاد

"اے رسول تم ڈرانے والے ہو اور ہر قوم کے لیے ایک ھادی ہوتا ہے"

- تنزیل = روایت میں آیا: رسول خدا(ص): میں ڈرانے والا ہوں اور علیؑ ھادی ہیں => امام علیؑ تنزیلی ھادی ہے۔
- تأویل = امام باقرؑ سے روایت: "علیؑ ھادی ہیں اور ہر امام (اپنے زمانے میں) ھادی ہے" => سارے ائمہؑ تأویلی ہیں

رسول خدا(ص): تم تأویل پر جنگ کروگے میں نے تنزیل پر جنگ کی

- رسول صنے اپنے زمانے کے کفار سے —— جنگ کی
- لیکن نہروان، صفین، جمل وغیرہ کے دشمن = ظاہری تو مسلمان لیکن ان پر پلٹ گئے جن سے رسول(ص) نے جنگ (کفار)

EXAMPLE

④ (توبہ: ۱۲) وان نکثوا ایمانھم من بعد عھدھم و طعنوا فی دینکم ...

"ان لوگوں نے اپنے وعدوں کو توڑ دیا اور اپنے دین میں برائی کردی پس اب جنگ کرو کافروں کے اماموں کے ساتھ کیونکہ اب ان کا کوئی ایمان باقی نہ رہا"

پس امامؑ نے یہ آیۃ تلاوت کی چونکہ (جمل میں) امام کے سامنے طلحہ و زبیر تھے جنہوں نے امام علیؑ سے کی ہوئی بیعت کو توڑ دیا

- تنزیل = رسول ص کے زمانے میں نزول ہوا کفار کے لیے
- تأویل = امام علیؑ کے زمانے میں تأویل ہے طلحہ و زبیر

جس کی طرف رسول خدا(ص) نے اشارہ کیا اس پر جناب عمار یاسر کے اشعار:

صفین میں امام علیؑ کے مقابل میں امیر شام کا لشکر تھا
اور احزاب میں اس کا باپ رسول خدا(ص) کے مقابل میں تھا
لھذا عمار یاسرؓ نے یہ شعر پڑھے:

نحن ضربناکم علی تنزیلہ فالیوم نضربکم علی تاویلہ

ھم نے تم لوگوں کے ساتھ جنگ کی تھی تنزیل کی بناء پر اور آج ھم تم سے تأویل کی بناء پر لڑ رہے ہیں

← (ایک روایت) - بصائر الدرجات :

NOTE ← ہر آیت کے دونوں (ظاہر و باطن) ہوتے ہیں

"قرآن میں کوئی آیت نہیں ہے مگر یہ کہ اس کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے
اس کا ظاہر اس کی تنزیل ہے اور اس کا باطن اس کی تاویل ہے
(جو تاویل ہے) اس میں سے کچھ گزر چکی ہیں اور کچھ ابھی تک نہیں آئی ہیں
اور یہ اسی طریقے سے جاری و ساری ہے جیسے چاند و سورج"

کچھ نتائج - تنزیل و تاویل میں کچھ فرق

① تنزیل = ظاہر ، تاویل = باطن
ظاہر کو انسان سمجھ سکتا ہے ، تاویل کو سوائے راسخون فی العلم کوئی نہیں سمجھ سکتا -

② قرآن سورج و چاند کی طرح جاری ' اس سے مراد تاویل ہے

③ تنزیل و تاویل کی ایک تشبیہ : "زور سے بولو بیٹی کو تاکہ بہو کو پتہ چل جائے"
← تنزیل = بیٹی کو زور سے بولنا ، تاویل = بہو کو بتانا
(پس) تنزیل خصوصی ہے اور تاویل عمومی ہے

④ ← تنزیل یعنی جن لوگوں کے لیے قرآن نازل ہوا
← تاویل یعنی: وہ لوگ جو عمل کرتے ہیں بعد کے زمانے میں ان کی طرح جن کے بارے میں نازل ہوا => ان میں شامل ہو جائینگے ⊛
← اسی لئے : ابو سفیان = تنزیل ، حاکم شام = کیونکہ اسی کی طرح عمل کر رہا = تاویل
اور یہ یہودیوں نے وعدہ کیا اور پھر توڑ دا تو آیت نازل ہوئی ہیں وہ تنزیل ہوگی
اور ان کی طرح عمل انجام دیا تو صفین کے وقت آیت طلحہ و زبیر پر جاری ہوئی تو وہ تاویل ہیں۔

⑤ تنزیل ہمیشہ پہلے ، تاویل بعد میں ہوتا ہے .

← احادیث

⊛ ←

① " ظاہر قرآن وہ ہے کہ جن کے بارے میں نازل ہوا اور باطن قرآن وہ ہیں کہ جو ان کی طرح عمل کو انجام دیتے ہیں "۔

Scanned by CamScanner